السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

شب براءت کی فضیلت

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بے شک ماہِ شعبان کی فضیلت احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اور اس کی فضیلت کا خیال کرکے اس میں اپنے دستور سے زیادہ روزہ رکھنا بھی رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے۔

صحیحین میں مروی ہے:

''عن عائشة قالت: ما رأیت رسول اللہ ﷺ استکمل صیام شهر قط إلا شهر رمضان، وما رأیته فی شهر أکثر صیاماً منه فی شعبان'' (صحیح البخاري، رقم الحدیث (۱۸۶۸) صحیح مسلم، رقم الحدیث، ۱۱۵۶)

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو رمضان کے روزوں کے علاوہ پورے مہینے کا روزہ رکھتے نہیں دیکھا اور شعبان کے مہینے میں دوسرے مہینوں کے مقابلے میں زیادہ روزے رکھتے تھے۔''

اور سنن نسائی میں بسند حسن مروی ہے:

''عن أسامة بن زید قال: قلت: یا رسول اللہ لم أرک تصوم شهراً من الشهور ما تصوم من شعبان؟ قال: ذلک شهر یغفل الناس عنه بین رجب و رمضان، وهو شهر ترفع فیه الأعمال إلی رب العالمین، فأحب أن یرفع عملي وأنا صائم'' (سنن النسائی، رقم الحدیث (۲۳۵۷)، مسند أحمد ۵ ۲۰۱)

''اسامہ بن زید سے مروی ہے کہ انھوں نے کہا کہ میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے آپ ﷺ کو شعبان کے مہینے کے علاوہ کسی اور مہینے میں اتنے زیادہ روزے رکھتے نہیں دیکھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ وہ مہینا ہے جس کے بارے میں لوگ غفلت برتتے ہیں، جو رجب اور رمضان کے درمیان ہے۔ یہ وہ مہینا ہے جس میں اللہ رب العالمین کے آگے اعمال اٹھائے جاتے ہیں، مجھے یہ چیز محبوب ہے کہ میرا عمل اللہ کے پاس لے جایا جائے تو میں روزے سے ہوں۔''

اور سنن ترمذی میں ہے:

''عن أنس قال: سئل النبی ﷺ أي الصوم أفضل بعد رمضان؟ قال: شعبان لتعظیم رمضان'' (سنن الترمذي، رقم الحدیث (۶۶۳) وقال الترمذي: ''هذا حدیث غریب، وصدقة بن موسیٰ لیس عندهم بذاک القوي''

''انس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے مروی ہے کہ نبی ﷺ سے پوچھا گیا کہ رمضان کے بعد کون سا روزہ افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ شعبان کا، رمضان کی تعظیم کی بنا پر۔''

ان تین روایتوں کے علاوہ بھی بہت روایتیں اس باب میں وارد ہیں۔ اکثر روایات ان میں سے حافظ منذری کی کتاب الترغیب میں موجود ہیں۔ (الترغیب والترھیب للمنذري ۲ ۷۱)

ان حدیثوں سے اتنا ضرور معلوم ہوا کہ شعبان کا مہینہ بزرگ مہینہ ہے اور اس میں روزوں کی کثرت مسنون ہے، اور رسول اللہ ﷺ اس مہینے میں زیادہ روزے رکھتے تھے، البتہ اس مہینہ میں روزے کے لیے کسی تاریخ یا روز کی تخصیص کسی ایسی روایت سے ثابت نہیں ہے جو قابل احتجاج ہو، اس لیے بالقصد خاص کرکے روزے کے لیے کسی تاریخ کو معین کر لینا نہیں ہے۔

باقی رہا نصف شعبان کی شب کو قرآن شریف تلاوت کرنا، ادعیہ ماثورہ واذکار صحیحہ پڑھنا، صلوة نافلہ اول شب کو بغیر جماعت اور بغیر ہیئت مخصوصہ کے یا آخر شب کو بجماعت لیکن بغیر ہیئت مخصوصہ کے ادا کرنا اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہنا، رحمت کی خواستگاری کرنا اور اپنے لیے دعائیں مانگنا اور دعا میں گریہ وزاری کرنا بھی بدعت نہیں ہے، بلکہ موجب اجر جزیل و ثواب عظیم ہے اور اس باب میں بھی روایات متعددہ وارد ہیں۔

منها ما أخرجه الطبراني فی الأوسط، وابن حبان فی صحیحه، والبیهقی عن معاذ بن جبل، عن النبی ﷺ قال: یطلع اللہ إلی جمیع خلقه لیلة النصف من شعبان فیغفر لجمیع خلقه إلا لمشرک أو مشاحن، ورواه ابن ماجه نحوه من حدیث أبی موسی الأشعري، والبزار والبیهقی من حدیث أبی بکر الصدیق بنحوه، بإسناد لا بأس به، قاله المنذري فی الترغیب۔ (المعجم الأوسط ۷ ۳۶) صحیح ابن حبان ۱۲ ۴۸۱) شعب الإیمان للبیهقی ۳ ۳۸۲) سنن ابن ماجه، رقم الحدیث (۱۳۹۰) مسند البزار ۱ ۱۵۷) الترغیب للمنذري ۳ ۳۰۷)

''ان میں سے ایک یہ ہے جس کی تخریج طبرانی نے ''الاوسط'' میں اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور بیہقی نے معاذ بن جبل کے واسطے سے کی ہے، انھوں نے نبی ﷺ سے بیان کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات کو اپنی تمام مخلوق کی طرف جھانکتا ہے اور اپنی تمام مخلوقات کی مغفرت فرماتا ہے سوائے مشرک اور کینہ پرور کے۔ اس کی روایت ابن ماجہ نے اسی طرح سے ابو موسیٰ اشعری کی حدیث سے کی ہے اور بزاز اور

بیہقی نے اس طرح ابو بکر صدیق کی حدیث سے کی ہے، ایسی سند کے ساتھ جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ یہ بات منذری نے ''الترغیب'' میں کہی ہے۔''

ومنها ما أخرجه البيهقي عن مكحول عن كثير بن مرة عن النبي ﷺ في ليلة النصف من شعبان: يغفر الله عز وجل لأهل الأرض إلا لمشرك أو مشاحن، وقال البيهقي: هذا مرسل جيد۔ (شعب الإيمان للبيهقي ۳ ۳۸۱)

'' بیہقی نے مکحول کے واسطے سے، انھوں نے کثیر بن مرہ کے واسطے سے اور انھوں نے نبی ﷺ کے واسطے سے روایت کی ہے کہ شعبان کی نصف رات کو اللہ تعالیٰ تمام زمین والوں کے گناہوں کو بخش دیتا ہے سوائے مشرک اور کینہ پرور کے۔ بیہقی نے کہا ہے کہ یہ حدیث مرسل جید ہے۔''

''ومنها ما أخرجه الطبراني والبيهقي عن مكحول عن أبي ثعلبة أن النبي ﷺ قال: يطلع الله إلى عباده ليلة النصف من شعبان فيغفر للمؤمنين، ويمهل الكافرين، ويدع أهل الحقد بحقدهم حتى يدعوه، قال البيهقي: وهو أيضاً بين مكحول وأبي ثعلبة مرسل جيد۔'' (المعجم الكبير ۳ ۳۴، الترغيب للمنذري ۳ ۲۸۳)

''طبرانی اور بیہقی نے مکحول کے طریق اور انھوں نے ابو ثعلبہ کے واسطے سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات کو اپنے تمام بندوں کی طرف جھانکتا ہے، تمام مومنین کی مغفرت فرماتا ہے اور کافرین اور کینہ پروروں کو بھی چھوڑ دیتا ہے ان کے کینے کی بنا پر حتیٰ کہ وہ اسے چھوڑ دیں۔ بیہقی نے کہا ہے کہ یہ مکحول اور ابو ثعلبہ کے درمیان مرسل جید ہے۔''

ومنها ما أخرجه البيهقي عن العلاء بن الحارث أن عائشة رضي الله عنها قالت: قام رسول الله ﷺ من الليل فصلى... إلى أن قال: فقال أتدرين أي ليلة هذه؟ قلت: الله ورسوله أعلم، قال: هذه ليلة النصف من شعبان فيغفر للمستغفرين، ويرحم المسترحمين، ويؤخر أهل الحقد كما هم، قال البيهقي: هذا مرسل جيد، وقال المنذري: يحتمل أن يكون العلاء أخذه من مكحول۔ انتهى (شعب الإيمان ۳ ۳۸۲، مذکورہ بالا آخری الفاظ ''يحتمل أن يكون...'' حافظ منذری رحمہ اللہ کے نہیں، بلکہ امام بیہقی رحمہ اللہ کے ہیں۔)

'' بیہقی نے علاء بن حارث کے واسطے سے روایت کی ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ نبی ﷺ رات کو کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی اور فرمایا کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ آج کون سی رات ہے؟ میں نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ شعبان کی نصف رات ہے۔ اللہ تعالیٰ اس رات مغفرت چاہنے والوں کو بخش دیتا ہے، رحم کے خواستگاروں پر رحم کرتا ہے اور کینہ پروروں کو اپنے حال پر چھوڑ دیتا ہے۔ بیہقی نے کہا کہ یہ حدیث مرسل جید ہے اور منذری نے کہا کہ احتمال ہے کہ علاء نے مکحول سے اخذ کیا ہو۔''

ومنها ما أخرجه الإمام أحمد بن حنبل عن عبد الله بن عمرو أن رسول الله ﷺ قال: يطلع الله عز وجل إلى خلقه ليلة النصف من شعبان فيغفر الله لعباده إلا اثنين: مشاحن وقاتل نفس۔ انتهى، قال المنذري: ''رواه أحمد بإسناد لين'' انتهى (مسند أحمد ۲ ۱۷۶، الترغيب والترهيب ۳ ۳۰۸)

''امام احمد بن حنبل نے عبد اللہ بن عمرو کے واسطے سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل نصف شعبان کی رات کو اپنی مخلوق کی طرف جھانکتا ہے اور اپنے بندوں کی مغفرت فرماتا ہے سوائے دو طرح کے افراد کے، ایک کینہ پرور اور دوسرا کسی کا قاتل۔ منذری نے کہا ہے: اس کی روایت احمد نے کمزور سند کے ساتھ کی ہے۔''

ان روایات کے سوا اور بھی اخبار و آثار اس باب میں مروی ہیں، بخوف طوالت قدر مذکور پر اکتفا کیا گیا۔ ان روایات سے معلوم ہوا کہ ماہ شعبان میں شب پندرہ بالخصوص بہت بزرگ ہے۔ اس میں نماز پڑھنا، دعائیں مانگنا ثواب ہے۔ یہ روایتیں اگرچہ علیحدہ علیحدہ بہت قوی درجے کی نہیں ہیں، مگر چونکہ متعدد طرق سے مروی ہیں، اس لیے ایک کو دوسرے سے قوت حاصل ہے اور قابل احتجاج و عمل ہے، کیونکہ اس سے زیادہ صحیح حدیث اس کی مخالف نہیں وارد ہے۔

اسی بنا پر شیخ ابو شامہ نے کتاب ''الباعث في إنكار البدع والحوادث'' میں چند روایتیں بیہقی کی کتاب الدعوات الکبیر وغیرہ سے نقل کرنے کے بعد یہ لکھا ہے:

''قال البيهقي: في هذا الإسناد بعض من يجهل، وكذلك فيما قبله، وإذا انضم أحدهما إلى الآخر أخذ بعض القوة'' انتهى (الباعث على إنكار البدع والحوادث، ص: ۳۸)

'' بیہقی نے کہا ہے کہ اس سند میں بعض مجہول لوگ ہیں اور اسی طرح کی بات اس سے قبل کی حدیث میں ہے، لیکن یہ جب ایک دوسرے سے مل جائیں تو اس میں قوت آجاتی ہے۔ ختم شد۔''

الحاصل ماہ شعبان کا تمام مہینہ بزرگ ہے اور اس میں روزے رکھنا مسنون ہے، مگر روزے کے لیے کوئی تاریخ معین و مقرر کرنا اور بالتخصیص صرف پندرہویں تاریخ میں روزہ رکھنا احادیث سے ثابت نہیں ہے، بلکہ تیرہ، چودہ، پندرہ تاریخوں میں جن کو ایام بیض کہتے ہیں، ان میں روزے رکھے اور چاہے تو اس پر بھی زیادتی کرے، کیونکہ اس مہینہ میں کثرتِ صیام ثابت ہے اور اس مہینہ میں شب پندرہ بالخصوص زیادہ بزرگ ہے۔ اس میں قیامِ لیل بغیر کسی ہیئت خاص کے بھی مسنون و موجبِ اجر و ثواب ہے، البتہ کسی خاص ہیئت کے ساتھ نماز پڑھنا یعنی ایک سو رکعت نماز پڑھنا اور ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے دس بارہ سورہ ''قل ھو اللہ'' پڑھنا وغیر ذلک کہیں اخبار و آثار سے ثابت نہیں ہے، بلکہ محدث فی الدین ہے اور عامل اس کا بدعتی ہے، اور ایسا ہی تمام شب چراغوں کو روشن کرنا اور سارے مکان میں زیادہ روشنی کر دینا، یہ سب فعل منکر و نامشروع ہے۔ اور ایسا ہی چودہ شعبان کو یوم عید قرار دے کر اس میں حلوہ پکانا اور اس کو ثواب سمجھنا یہ سب بدعت و ضلالت ہے اور تفصیل اس کی صراط مستقیم للامام ابن تیمیہ میں ہے۔ وهكذا في الباعث في إنكار البدع والحوادث لأبي شامة، وكتاب المدخل للشيخ ابن الحاج وغير ذلك من الكتب المعتبرة۔ (الباعث لأبي شامة (ص: ۳۸) اقتضاء الصراط المستقيم لابن تيمية، ص: ۱۳۸)

اور فرمایا علامہ مناوی نے فتح القدیر شرح کبیر جامع صغیر میں بشرح حدیث: ((إن الله تعالى ينزل ليلة النصف من شعبان... الخ))

''قال المجد ابن تيمية: ليلة النصف من شعبان روي في فضلها من الأخبار والآثار ما يقتضي أنها مفضلة، ومن السلف من خصها بالصلاة فيها، وصوم شعبان جاءت فيه أخبار صحيحة، أما صوم يوم نصفه مفردا فلا أصل له، بل يكره، وكذا اتخاذه موسما تصنع فيه الحلوى والأطعمة، وتظهر فيه الزينة، وهو من المواسم المحدثة المبتدعة التي لا أصل لها'' انتهى، والله أعلم (فيض القدير للمناوي ۲ ۳۱۶)

''مجد الدین ابن تیمیہ نے کہا ہے کہ نصف شعبان کی شب کے بارے میں جو اخبار و آثار بیان کیے جاتے ہیں، وہ اس بات کے مقتضی ہیں کہ اس رات کی فضیلت ہے۔ سلف میں سے ایسے لوگ ہیں جنھوں نے اس شب کو عبادت کے لیے مخصوص کیا ہے اور شعبان کے روزے کے بارے میں صحیح احادیث آئی ہے، البتہ صرف پندرہ شعبان کا روزہ رکھنے کی کوئی بنیاد نہیں، بلکہ مکروہ ہے۔ اسی طرح اس دن کو رسم کے طور پر اختیار کرنا، جس میں حلوا پکایا اور اچھے کھانے پکائے جاتے ہیں اور زیب و زینت کا اظہار کیا جاتا ہے، یہ سب نئے اور بدعتی رسوم ہیں، ان کی کوئی بنیاد نہیں۔ ختم شد۔ اللہ ہی بہتر جاننے والے ہیں۔''

''حررہ العبد الضعیف اَبو الطیب محمد شمس الحق العظیم آبادی عفی عنہ و عن آبائہ و عن مشائخہ آمین۔

میں نے رسالہ مولوی عبدالغفور صاحب کو دیکھا اور اس کی صحت کی۔ فضائل شعبان وغیرہ میں مولوی صاحب نے خوب لکھا ہے۔ واقعی فضائل شعبان میں بہت احادیث صحیحہ آئی ہیں۔ صوم نصف شعبان میں کوئی حدیث صحیح نہیں۔ تخصیص اس کی ٹھیک نہیں، جیسا کہ مولانا شمس الحق صاحب نے لکھا ہے، میں بھی ان کا ہم قال ہوں۔

حررہ

محمد سعید بنارسی عفی عنہ

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب